# کیسی آواز، کیسے آدمی

تحریر:۔نشاط حمید عاقب۔خانیوال

رات کا ایک پہر گزر گیا تھا ایک صحابیؓ رسول اپنے گھر کے صحن میں لیٹے آرام کر رہے تھے کہ اچانک ان کے دل میں ایک پاکیزہ خواہش نے جنم لیا۔ اک مقدس سی آرزوان کے جی میں تڑپی کہ کیوں نہ کائنات کی ان فضاؤں کو قرآن کی مقدس آواز سے معطر کیا جائے۔ ان سے کچھ فاصلے پر ان کا بیٹا سویا ہوا تھا اور بیٹے کے قریب ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔

تلاوت شروع کرتے ہیں گھوڑا اچھلنا کودنا شروع کر دیتا ہے۔ تلاوت بند کر دیتے ہیں گھوڑا رک جاتا ہے۔ چند ساعات بعد دوبارہ تلاوت شروع کرتے ہیں۔ گھوڑا پھر بدکنا شروع کر دیتا ہے۔ آپؓ پھر تلاوت بند کرتے ہیں۔ اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں گھوڑا بیٹے کو کوئی گزند نہ پہنچائے بیٹے کو اٹھانے جاتے ہیں نگاہ آسمان کی جانب اٹھتی ہے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چھتری نما بادل کا ٹکڑا ہے اس کے ساتھ چراغ نما قندیلیں جل رہی ہیں اس منظر کو دیکھ کر اس میں کھو سے جاتے ہیں تو پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے بادل کا یہ ٹکڑا آسمان کی وسعتوں میں کھو گیا لیکن ان کے دل میں یہ نقش رہا۔ اگلی صبح حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کا قصہ بیان کیا۔

حضور ﷺ نے جواب دیا اے اسید بن حضیر وہ تو فرشتے تھے جو تیری تلاوت سننے آئے تھے اگر تو تلاوت جاری رکھتا تو اتنے قریب آجاتے کہ لوگ خود انھیں دیکھ لیتے۔

> اللہ کے الفاظ اور آدمی کی بے قرار آوازِ دل مل جانے سے جانے کیا شے ہو گئی تھی جس نے آسمان کی بلندیوں سے فرشتوں کو اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔

اللہ کے الفاظ اور آدمی کی بے قرار آواز دل مل جانے سے جانے کیا شے پیدا ہو گئی تھی جس نے آسمان کی بلندیوں سے فرشتوں کو اپنی جانب کھینچ لیا تھا اللہ وہ کیسا آدمی تھا؟ اور کیسی آواز تھی؟

کوئی شخص ہمہ تن جذب و شوق بنا ہوا اللہ کی کلام پڑھ رہا تھا ہاں!

یہ اللہ ہی کے الفاظ تھے کہ جس کو دیکھنے کیلئے ایک مسلمان کی آنکھیں تا حیات ترستی ہیں۔

یہ ایسے انسان کی آواز تھی جسے اس کائنات کی فضاؤں نے آج سے ۱۴سو سال قبل سنا تھا مگر آج تک جس کے تصور سے پوری کائنات پر وجد طاری ہے ایک ایسی آواز جو ہونٹوں کی حرکت کی بجائے دل کی دھڑکنوں سے اور دل کی لرزشوں سے پیدا ہو رہی تھی۔ خدا جانے یہ آواز ام المومنین حضرت عائشہؓ کو کیسی لگی کہ وہ بھی چلتے چلتے رک گئیں ان کے قدم بھی اس آواز نے روک لیے۔

آپ اس وقت سراپا گوش ہو کر رہ گئیں اس آواز میں کھو سی گئیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ کے لفظوں اور آدمی کی بے چین و بے قرار آواز نے مل کر جذبات کی دنیا میں ایک تلاطم برپا کر دیا۔

ام المومنین خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں نبی ﷺ نے رک جانے کی وجہ

دریافت کی ''خدا کا کوئی بندہ قرآن کی تلاوت کر رہا تھا'' حضرت عائشہؓ نے درد بھری آواز میں جواب دیا اور وہ ایسا پڑھ رہا تھا کہ میں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔

یہ سنتے ہی اللہ کے نبی ﷺ اچانک اپنی جگہ سے اٹھے فوراً اس جگہ پہنچے جہاں وہ آدمی تلاوت کر رہا تھا کہ جس کی تلاوت کے ذکر جمیل نے صاحب وحی کو اپنی جانب کھینچ لیا تھا اللہ وہ کیسا آدمی تھا؟ جب اس نے نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھا کہ ایک عجیب والہانہ کیفیت سے وہ ہستی اس کو تک رہی ہے جس کے سینے پر قرآن نازل ہوا تھا۔ نگاہیں ملیں! ۔۔۔۔۔ آنکھیں چار ہوئیں! ۔۔۔ تو وہ چند گھڑیاں وہ چند لمحے جو دنیا میں بیٹھے بیٹھے جنت میں گزر گئے۔

خدا جانے قرآنی سوز اور آنسوؤں میں بھیگا چہرہ نبی ﷺ کو کیسا نظر آیا کہ آپ ﷺ بے اختیار پکار اٹھے ''کیا ہی خوب ہے وہ خدا کہ جس نے میری امت میں تم جیسے لوگوں کو پیدا کیا ہے'' یہ تعریف! ۔۔۔۔ جس میں لفظ گنتی کے اور معنی سمندر کے تھے۔ یہ کتنی بڑی تعریف تھی۔۔۔۔۔ اتنی بڑی کہ سالم مولی ابی حذیفہؓ اسے سن کر کمال انکساری سے رو دیئے گویا کہ انھیں قطرے سے سمندر مل گیا۔ فرطِ خوشی سے آنسو بہانے لگے۔ پھر اسی دور میں راتوں کو لسان نبوی سے تلاوت کی صدا بلند ہوتی تھی کہ جب ابو جہل اور عتبہ جیسے سردار راتوں کو چھپ کر اسے سننے آتے تھے۔ پھر انہی فضاؤں نے فاطمہؓ بنت خطاب کی زبان سے قرآن سنا کہ جب عمرؓ بن خطاب جیسا اسلام دشمن اور سخت دل آدمی اسلام پسند اور اسلام پابند ہو کر رہ گیا تھا۔

پھر عقبہ بن عامرؓ کی صدا بھی راتوں کو بلند ہوا کرتی تھی کہ جسے سنتے ہی صحابہ کے دلوں پر خشیت الٰہی طاری ہو جاتی تھی اور روتے روتے ان کے چہرے بھیگ جاتے تھے۔

اگر دیکھا جائے تو وہ یہ قرآن ہی پڑھتے تھے قرآن ہی کی تلاوت کرتے تھے وہی قرآن کہ جسے ہم بھی بار بار پڑھتے ہیں لیکن کیا وہ صرف قرآن ہی کا پڑھنا تھا محض اللہ کے الفاظ کو زبان سے دہرانا تھا یا قرآن پر اور اپنے رب کی گفتگو پر سر دھنتے ان کی زندگیاں اس میں ڈھل کر رہ گئیں تھیں۔

اگر دیکھا جائے تو وہ یہ قرآن ہی پڑھتے تھے قرآن ہی کی تلاوت کرتے تھے وہی قرآن کہ جسے ہم بھی بار بار پڑھتے ہیں لیکن کیا وہ صرف قرآن ہی کا پڑھنا تھا محض اللہ کے الفاظ کو زبان سے دہرانا تھا یا قرآن پر اور اپنے رب کی گفتگو پر سر دھنتے ان کی زندگیاں اس میں ڈھل کر رہ گئیں تھیں۔

دل کی لرزشیں اور دھڑکنیں روح کی بے تابیاں اور بے قراریاں کبھی یوں بھی قرآن پڑھتی تھیں مگر اب وہ کہاں کھو گئیں ہیں؟

اصل میں وہ تو اسی دن ہی ہمارے نفس اور شیطان ہم سے لوٹ لے گئے تھے جس دن ہم نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہمارا وجود احکامات الٰہی سے ہے اس سے بغاوت کر دی جس دن ہم نے دنیا کی ہوس شروع کر دی۔ جس دن ہم نے یہ گمان کیا تھا کہ قرآن تو ریشمی جزدانوں میں لپیٹ کر رکھنے کیلئے نازل ہوا ہے۔ جس دن ہم نے یہ سمجھا تھا کہ قرآن تو چوروں ڈاکوؤں سے قسمیں اٹھوانے کیلئے نازل ہوا ہے۔ جس دن ہم نے یہ تصور کیا تھا کہ دلہنوں کو قرآن کے سائے میں رخصت کر دینے سے ہم نے قرآن کا حق ادا کر دیا۔ تو اسی دن ہم نے اسلام کا پرچم گرا دیا اسلام کا علم سرنگوں کر دیا۔

اتنا کچھ کر چکنے کے بعد بھی ہمیں خود کو ''مسلمان'' کہتے شرم نہیں آتی۔

دل نہیں دکھتا! ۔۔۔۔

روح نہیں تڑپتی! ۔۔۔۔

ضمیر نہیں جھنجھوڑتا! ۔۔۔۔

آنکھ نہیں روتی! ۔۔۔۔

ہمیں تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اے اللہ! ہم پر تو کوئی اثر بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔ کوئی بھی نہیں۔

الٰہی! آج پھر ایسے آدمی پیدا فرما۔ جو اپنی سریلی آوازوں میں تیرا کلام پڑھیں تو اس کا اثر ہمارے رگ و ریشے سے گزر جائے۔